

**66742**-مقداری کا قرآن مجید دیکھ کر امام کے پیچے امام کی قرأت کے علاوہ قرأت کرنے کا حکم

سوال

میں نماز تراویح امام کی اتھارہ میں ادا کرتا ہوں، لیکن امام کی آمین کے بعد اور اپنی سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد میں اپنے ہاتھ میں قرآن مجید پکوڑ کر امام کے کی بجائے اپنی خاص قرأت کرتا ہوں، اور پھر باقی ساری نمازوں میں امام کی اتھارہ ہوتی ہے، تو کیا میرے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد اپنی قرأت کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ میں کسی اور جگہ سے پڑھ رہا ہو تا ہوں اور امام کہیں اور سے

?

پسندیدہ جواب

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ مفتیدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد امام کی قرأت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، اور اس کے لیے سورۃ فاتحہ سے زیادہ پڑھنا جائز نہیں، چاہے وہ حفظ سے پڑھے ہے، یا پھر قرآن مجید دیکھ کر۔

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نمازیوں اور غیر نمازیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو وہ اسے خاموشی سے سنبھالے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

• اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جاتے تو تم اسے خاموشی کے ساتھ سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الاعراف (204)).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حکم دیا ہے، ابو موسی اشعری رضنی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"امام تو اتفاق اوپر وی کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، توجہ وہ تکمیل کئے تو تم بھی تکمیل کرو، اور جب وہ فرما دے تو تم خاموش رہو۔"

صحیح مسلم حدیث نمبر (404)

اور اس سے سورۂ فاتحہ ہی مستثنی ہے، اس کے علاوہ کچھ بھی مستثنی نہیں ہے۔

عما وہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسان کرتے ہیں کہ :

"ہم نماز فخر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پر قرأت کرنا شروع کی تو ان پر بوجمل ہونے لگی، اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"شامِ تم اپنے امام کے پیچے قرأت کرتے ہو؟"

توہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں ایسا جی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایسا نہ کیا کرو، مگر فاتحہ الكتاب، کیونکہ جو تنفس فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (823) ابن بازرحمہ اللہ نے مجموع فتاویٰ ابن باز (11/221) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ کے تفسیر میں:

مفتدی کے لیے بھری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور قرآن کے بعد مفتدی کے لیے امام کی قرأت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"شامہ تم اپنے امام کے پیچے قرأت کرتے ہو؟"

تو صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم فاتحہ الكتاب کے علاوہ ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو تم اسے سنو، اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے)۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو"

سابقہ حدیث کی بنابر اس سے صرف سورۃ فاتحہ کو مستثنی کیا جائیگا، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

"جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

مستفیض علیہ انشیعی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز (11/234)۔

دوم:

سوال نمبر (52876) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ: مفتدی کے لیے امام کے پیچے قرآن نہیں اٹھانا چاہیے، اسکا امام کے پیچے قرآن مجید اٹھا کر کھڑے ہونا خلاف سنت ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ امام کی قرأت کی متابعت کر رہا ہو

لیکن اگر وہ قرآن اٹھا کر امام کی قرأت کی بجائے کہیں اور سے قرأت کر رہا ہو تو یہ بیان ہو چکا ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے، کیونکہ متندی کے لیے جھری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور پڑھنا جائز نہیں۔

واللہ اعلم۔